حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ سبق آموز واقعات اور حکایتیں۔ حقوق ادا کرنے سے ہی دنیا میں حقیقی امن قائم ہوسکتا ہے

چالیس روزے ہفتہ وار رکھیں، نفل ادا کریں، صدقات دیں اور بہت زیادہ دعاؤں پر زور دیں

جب ہم اللہ تعالیٰ کے حضور چلّائیں گے تو آسمان سے نصرت نازل ہوگی اور تمام روکیں اور مشکلات دور ہوجائیں گی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 12 فروری 2016ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 12 فروری 2016ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ فرمایا کہ حضرت مصلح موعود نے حضرت مسیح موعود کے حوالے سے سبق آموز باتیں، واقعات اور حکایتیں بیان فرمائی ہیں۔ ایک خطبے میں حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ جب کسی کو اپنی طرف سے کھڑا کرتا ہے تو اس کی تائید و نصرت بھی فرماتا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ بچپن میں ہمیں کہانیاں سننے کا بہت شوق ہوا کرتا تھا تو حضرت مسیح موعود ہمیں ایسی کہانیاں سناتے تھے جنہیں سن کر عبرت حاصل ہوتی۔ ایک کہانی بیان کرنے کے بعد حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ صداقت اور راستی سے خالی دنیا ساری کی ساری مل کر بھی خدا تعالیٰ کے نزدیک ایک چڑیا کے بچے جتنی بھی حیثیت نہیں رکھتی۔ پس صداقت پر کھڑا ہونا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہمیں بھی اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ کیا ہم حضرت مسیح موعود کو مان کر دین کو دنیا پر مقدم کر رہے ہیں، اپنے اندر کی برائیاں دور کر رہے ہیں، نیکیوں کو قائم کر رہے ہیں۔ اس وقت دنیا کی جو حالت ہو رہی ہے وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ بہت سے ممالک میں نہ عوام اور نہ حکومتیں ایک دوسرے کے حق ادا کر رہی ہیں۔ آسمانی آفات اسی وجہ سے ہیں کہ گناہوں کی انتہا ہو رہی ہے۔ پس احمدیوں کا بہت بڑا کام ہے کہ دنیا کو ہوشیار کریں اور بتائیں کہ اگر اپنی اصلاح کی طرف توجہ نہ کی تو اللہ تعالیٰ بہت زیادہ تباہ کن آفات دنیا میں لاسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں اپنے حق لینے کی ہی باتیں ہوتی ہیں چاہے اس سے دوسرے کو کتنا ہی نقصان پہنچے۔ ایک حقیقی مومن کی اس بارے میں کیا سوچ ہونی چاہئے۔ ایک واقعہ بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ دین کا حکم ہے کہ ہر شخص دوسرے کے حقوق دے اور اسے قائم کرنے کی کوشش کرے۔ فرمایا کہ امن کی تعریف یہ ہے کہ جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی دوسرے کے لئے بھی پسند کرو، جب ایسا کرو گے تو ایک دوسرے کے حقوق قائم کر رہے ہوگے اور جب حق قائم کرو گے تو امن ہوگا۔ فرمایا لیکن اس کے عملی نمونے دکھائے بغیر ہم دنیا کو قائل نہیں کر سکتے۔ فرمایا کہ افسوس ہے کہ قضاء میں بعض دفعہ ایسے معاملات آتے ہیں کہ ہماری جماعت میں بھی بھائی بھائی کا حق یا دوسرے عزیزوں کے حق دبا رہے ہوتے ہیں۔ اگر ہم اس طرف توجہ کریں تو ہمارے قضاء کے بھی بہت سارے مسائل حل ہوسکتے ہیں۔ حضرت امام حسینؓ اور حضرت امام حسنؓ کا ایک واقعہ بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ نیکی میں سبقت لے جانے کی یہ وہ روح ہے جو ہمیں بھی اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ سال بھی انتخابات کا ہے، جماعتی لحاظ سے بھی اس سال انتخاب ہونے ہیں۔ اس لحاظ سے بھی اپنی سوچوں کو ہر ایک کو درست کرنے کی ضرورت ہے کہ دعا کے بعد ہر تعلق اور ہر رشتے کو چھوڑ کر اپنے حق رائے کو صحیح استعمال کریں اور اس کے بعد جو فیصلہ ہوجائے اس کو قبول کرلیں، مکمل طور پر اپنی ذاتیات سے بالا ہو کر اپنے فیصلے کریں اور جو بھی بنا دیا جائے تو پھر اس کے ساتھ مکمل تعاون کرنا چاہئے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ خواہ افسر ہوں یا عہدیدار ہوں، صرف ماتحتوں پر انحصار نہ کیا کریں بلکہ خود بھی براہ راست ہر کام میں نگرانی رکھیں اور خود بھی اس کام میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ بچپن میں ہم الہ دین کے چراغ والی کہانی سنا کرتے تھے۔ یہ ایک تمثیلی حکایت ہے اور چراغ پیتل کا نہیں بلکہ عزم اور ارادے کا چراغ ہے جب اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرتے ہوئے اور اس سے مدد مانگتے ہوئے اسے رگڑا جاتا ہے تو خواہ کتنا بڑا کام کیوں نہ ہو وہ آناً فاناً ہوجاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دعائیں کس طرح کرنی چاہئیں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ جس طرح بچے کے روئے بغیر ماں کی چھاتیوں میں دودھ نہیں اتر سکتا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی رحمت کو بندے کے اس کے حضور رونے اور گڑگڑانے سے وابستہ کردیا ہے۔ اس لئے تمہیں چاہئے کہ اپنی طرف سے انتہائی کوشش کرو اور اس کے بعد جس حد تک زیادہ سے زیادہ دعائیں کرسکتے ہیں ہمیں کرنی چاہئیں۔ فرمایا کہ حضرت مصلح موعود نے اس وقت روزے رکھنے اور دعائیں کرنے کی تحریک کی تھی۔ چند سال ہوئے میں نے بھی کہا تھا کہ جماعت کو روزے رکھنے چاہئیں اور ابھی تک بعض ایسے ہیں جو اس پر قائم ہیں اور روزے رکھتے ہیں۔ کم از کم اب چالیس روزے ہفتہ وار ہی بے شک رکھیں۔ یعنی چالیس ہفتوں تک روزے رکھیں اور دعائیں کریں، نفل ادا کریں اور صدقات دیں۔ کیونکہ جماعت کے حالات میں بعض جگہ بہت زیادہ سختی اور شدت آتی جارہی ہے۔ جب ہم اللہ تعالیٰ کے حضور چلّائیں گے تو آسمان سے ہمارے رب کی نصرت انشاء اللہ نازل ہوگی اور روکیں اور مشکلیں جو ہمارے راستے میں ہیں وہ دور ہوجائیں گی۔ حضور انور نے پاکستان میں جماعت کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے دعا کی تحریک فرمائی۔